425

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۹۱ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الله اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۸/-
ششماہی ۴/۸
سہ ماہی ۲/۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵	مورخہ ۲۶ شوال ۱۳۵۶ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۳۰۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء پر دوسری تقریر

انقلاب روحانی یا پیدائش عالم جدید

قادیان ۲۸ دسمبر ۱۹۳۷ء۔ آج اڑھائی بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مسجد نور میں تشریف لائے۔ اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد جب تین بجے کے قریب سٹیج پر تشریف لائے تو مجمع نے "اللہ اکبر" اور "حضرت امیر المومنین زندہ باد" کے نعرے بلند کئے۔ تلاوت حافظ شفیق احمد صاحب استاد حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ نے کی۔ ۔۔۔ اس کے بعد ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تین اشعار

خوش الحانی سے سنائے۔ جو اسی وقت حضور نے فرمائے تھے۔ اور جو یہ ہیں:-

عبث ہیں باغِ احمد کی تباہی کی یہ تدبیریں
چھپی بیٹھی ہیں تیری راہ میں مولا کی تقدیریں
بھلا مومن کو قاتل ڈھونڈھنے کی کیا ضرورت ہے
نگاہیں اسکی بجلی ہیں تو آہیں اسکی شمشیریں
تیری تقصیریں خود ہی تجھکو لے ڈوبینگی اے ظالم
لپٹ جائیں گی تیرے پاؤں میں وہ بن کے زنجیریں

اس کے بعد تین بجے حضور تقریر کرنے کے لئے جب کھڑے ہوئے تو حاضرین کو السلام علیکم کہہ کر مخاطب فرمایا اور ہندوستان کے مختلف علاقوں اور بیرون ہند کے ان اصحاب کے نام سنائے۔ جنہوں نے بذریعہ تار جلسہ میں شامل ہونے والے اصحاب کو السلام علیکم کہا۔ اور درخواستِ دعا کی تھی:۔

پھر فرمایا۔ اصل تقریر شروع کرنے سے قبل دو باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ حال میں

ایک مجسٹریٹ نے عدالت میں

ایک وکیل صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ "اگر محمد صاحب کو کوئی یہ کہدے۔ کہ وہ انفیڈل (یعنی نعوذ باللہ کافر اور بے دین) تھے۔ تو کیا مسلمانوں کے دل اس سے نہ دکھیں گے"؟ یہ نہایت ناشائستہ کلام ہے۔ اور اگر اس قسم کا کلام کرنے کی اجازت گورنمنٹ مجسٹریٹوں کو دیتی ہے تو پھر ملک میں کسی اور فساد پھیلانے والے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مجسٹریٹ ہی کافی ہیں۔ احرار کہتے ہیں۔ کہ مجسٹریٹ نے "اگر" کے ساتھ یہ فقرہ کہا ہے۔ لیکن "اگر" کے ساتھ ایسے فقرے احرار کے لیڈروں کے متعلق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ جن کو سنکر وہ لال پیلے ہو جائیں۔ سنا گیا تھا۔ کہ مجسٹریٹ صاحب اپنے الفاظ واپس لینے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو ہمیں خوشی ہوتی۔ ہمیں ان کی ذات سے کوئی عداوت نہیں۔ مگر بعد میں معلوم ہوا۔ کہ وہ صرف یہ کہنے کے لئے تیار ہیں کہ میری نیت ان الفاظ کے استعمال کرنے سے ہتک کرنا نہ تھی۔ اس طرح اس دل آزاری کا ازالہ نہیں ہوتا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کر کے مسلمانوں کی کی گئی ہے معلوم ہوا ہے۔ پیر اکبر علی صاحب نے پنجاب اسمبلی میں اس کے متعلق سوال بھیجا ہے۔ مگر اتنا ہی کافی نہیں۔ بلکہ حکومت کو مجبور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اس بارے میں ضروری کارروائی کرے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری بات حضور نے یہ فرمائی۔ کہ آج کسی نے

مصری صاحب کے لیکچر کے متعلق اعلان

کیا ہے۔ جس میں یہ فقرہ لکھا ہے۔ کہ میں نے جماعت کے دوستوں کو اجازت دی ہے۔ کہ ان کے لیکچر میں شامل ہوں۔ مگر اس بارے میں اجازت کا سوال ہی کیا ہے۔ اگر کسی کو میری خلافت کے متعلق شبہ ہے۔ اور وہ اس بارے میں تحقیق کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ مختار ہے کہ جو چاہے کرے۔ اور جہاں جانا چاہے جائے۔ لیکن وہ اصحاب جنہوں نے تحقیق کے بعد میری بیعت کی ہے۔ اور ان کو کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔ انکو تماشہ کے طور پر جاکر وقت ضائع کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ کیونکہ ان کا جانا بے فائدہ اور لغو ہے۔

پھر احرار کے جلسہ کے موقعہ پر حکومت نے ہم پر ہمارے مذہبی مرکز میں یہ پابندی عائد کی تھی۔ کہ ان کے جلسہ سے پانچ دن قبل اور پانچ دن بعد ہم کوئی جلسہ نہ کریں یہی مطالبہ ہم اب حکومت سے کر رہے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ اسے منظور نہ کرے۔

اس کے بعد حضور نے انقلاب روحانی کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا یہ مضمون ایسا ہے کہ اگر چاہوں تو اسے ایک فقرہ میں ختم کرسکتا ہوں۔ اور اگر چاہوں تو کئی دن تک بیان کرتا رہوں۔ مگر اس وقت میں وسطی طریق اختیار کرتا ہوں۔ اور اس کے بعض ضروری حصے بیان کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا دنیا میں جتنی تحریکیں کامیاب ہوئی ہیں۔ وہ ایسی ہی تھیں جن میں دنیا کے لئے کوئی پیغام جدید تھا۔ اور پیغام اصلاح تھا۔ گویا

عظیم الشان تحریکیں

انقلاب کے ذریعہ ہی کامیاب ہوتی رہی ہیں۔ دنیاوی طور پر وہی حکومتیں دیرپا ہوئی ہیں۔ جنہوں نے کوئی نہ کوئی انقلاب برپا کیا۔ دنیا کی بڑی بڑی تحریکوں میں سے ایک تو آرین تحریک ہے۔ دوسری رومن تحریک۔ تیسری تحریک کا نام میں ایرانی تحریک رکھتا ہوں۔ چوتھی کا بابلی تحریک اور پانچویں موجودہ مغربی تحریک ہے۔ یہ میری اپنی تحقیق ہے۔ معلوم نہیں دنیا نے ان کے کیا نام رکھے۔ اور اس کے نزدیک کتنی تحریکیں ہیں۔

اس کے بعد حضور نے ان تحریکوں کی خصوصیات بیان فرمائیں۔ خاص کر بابلی تحریک کی اس وجہ سے کسی قدر زیادہ تفصیل بیان فرمائی۔ کہ اس کا ذکر قرآن کریم میں بھی آیا ہے۔ پھر فرمایا ان تحریکوں سے تعلق رکھنے والی حکومتیں مٹ گئیں۔ مگر یہ نہیں مٹیں۔ لوگ ابھی تک ان سے چمٹے ہوئے ہیں۔ نیز فرمایا انقلاب پہلی عمارت کو مٹا کر اس کی جگہ نئی بنانے کا نام ہوتا ہے

نبی جو پیغام لاتا ہے

اس میں بھی یہی ہوتا ہے۔ جو اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ یعنی اپنے آپ کو نئے تغیر کے ماتحت ڈھال لیتے ہیں۔ وہ بربادی سے بچ جاتے ہیں۔ اور جو ایسا نہیں کرتے وہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ کیونکہ نبی پہلے نظام کو توڑ دینے اور نیا نظام قائم کرنے کے لئے آتا ہے۔ اور وہی قائم رہتا ہے۔ جو اس کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے۔ اور شریعت لانے والے انبیاء کے وقت تو انقلاب عظیم آجاتا ہے۔ اولوالعزم انبیاء قیامت ہوتے ہیں۔ ان کے وقت پرانی نسل مٹا کر نئی قائم کی جاتی ہے۔ پرانا نظام بدل کر نیا قائم کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کو بھی قرآن کریم میں قیامت قرار دیا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف میں کہ آپ نے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا۔ اسی طرف اشارہ ہے۔

اس کے بعد حضور نے بتایا۔ کہ ان مادی دوروں کے مقابلہ میں

دنیا میں روحانی دور

کونسے گزرے ہیں۔ پہلا دور حضرت آدم سے شروع ہوا۔ یہ وہ آدم نہ تھے۔ جن سے نسل انسانی چلی بلکہ وہ تھے۔ جن سے تمدن کا دور چلا۔ نظام چلا۔ دوسرا دور اس وقت چلا۔ جب آدم کی اولاد نے ترقی کی۔ اور بعض انسانوں نے حیرت انگیز کام کئے۔ جن کی وجہ سے شرک پیدا ہونے لگا۔ اس وقت حضرت نوح علیہ السلام آئے۔ حضرت آدم کے وقت شریعت نہیں آئی تھی۔ بلکہ چند موٹے موٹے اصول تھے۔ مگر حضرت نوح پہلے نبی تھے۔ جنکو شرعی احکام دیئے گئے۔ تیسرا دور ابراہیمی دور ہے۔ جبکہ شرک کو فلسفیانہ رنگ دے دیا گیا۔ اور توحید کی بھی باریک راہیں کھولی گئیں۔ اس کے بعد موسوی دور شروع ہوا۔ جبکہ انسان کو اس قابل سمجھ لیا گیا۔ کہ ایک ہی وقت میں وہ دین و دنیا دونوں کو سنبھال سکے۔ ان کے وقت شریعت کامل کی گئی۔ یعنی روحانیت سیاست۔ تمدن وغیرہ سب پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اور روحانیت کے اعلےٰ مدارج کے حصول کا رستہ کھول دیا گیا۔ پھر عیسوی دور شروع ہوا۔ اس وقت تک گویا الگ الگ کمرے بن گئے تھے۔ مگر محل نہ بنا تھا۔ اس کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ یہ چھٹا دور تھا آپ تمام انبیاء کے جامع تھے۔ آپ نے یہ انقلاب پیدا کیا۔ جو کسی اور نبی نے نہ کیا تھا۔ کہ ظاہر میں بھی اور روحانی طور پر بھی تمام دنیا کو ایک جھنڈے کے نیچے جمع کرنے کا اعلان فرمایا۔ اور اس کے لئے میعاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کو قرار دیا۔ کہ اس وقت یہ کام شروع ہو جائیگا۔

اس موقعہ پر حضور نے اسلام کی تعلیم کی افضلیت بمقابلہ دیگر مذاہب کی چند مثالیں بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ جب مسلمانوں نے اصل اسلام کو بھلا دیا۔ اور اس کی شکل کو بگاڑ دیا۔ تو خدا تعالیٰ نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کو بھیجا۔ تاکہ آپ اسلام کو اصل شکل میں قائم کریں۔ یہ ساتواں دور ہے۔ جس کا ذکر سورۃ جمعہ میں ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود کی ایک خصوصیت رکھی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کریں گے۔ ان کی تہذیب و تمدن کو مٹا کر اسلامی تہذیب و تمدن قائم کر دیا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرنے کا مطلب نیا نظام قائم کرنا ہی ہے۔ گویا مسیح موعود دوبارہ اسلام کو زندہ کریگا۔

یہ تمام باتیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نہایت لطیف پیرایہ میں قرآن کریم کی آیات سے ثابت فرمائیں۔ اور آخر میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آئیے غور کریں ہم نے دنیا میں

روحانی انقلاب پیدا کرنے کا فرض

کہاں تک ادا کیا ہے۔ اور ایمان کی تکمیل کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سنا کر فرمایا۔ اب وقت آگیا ہے کہ جماعت ہر پہلو سے اپنا ایمان مکمل کرے اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے جماعت میں یہ خیال پیدا کیا جائے۔ کہ ان سب امور میں حصہ لینا تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے۔ یہ کام علماء اور دوسرے جماعت کے لوگوں کا ہے۔ دوسرے یہ ارادہ کرلیں۔ کہ خواہ کتنا نقصان ہو۔ پوری پوری اطاعت کریں گے۔ تیسرے ایسی کتب لکھی جائیں۔ جن میں اسلام کی اصولی تعلیم ہو۔ چوتھے جماعت میں جو لوگ داخل ہیں۔ ان پر جبر کرکے بھی انہیں اسلامی احکام پر چلائیں۔ اور شریعت اسلامی کے احیاء کا وہ حصہ جس کے متعلق ہم عمل کرسکتے ہیں۔ اسے ضرور زندہ کریں۔ اور کسی کی کمزوری یا ٹھوکر کا لحاظ نہ کریں۔

اس کے بعد حضور نے

چند ایسی باتیں

بیان فرمائیں۔ جن پر فوراً عمل شروع کردینا چاہیئے۔ مثلاً حضور نے فرمایا پہلی بات ایسی ہے۔ جس کے متعلق جماعت اسی وقت یہ فیصلہ کرسکتی ہے۔ کہ کل نہیں ہوگی۔ اور وہ یہ ہے۔ لڑکیوں۔ بہنوں۔ بیویوں اور ماؤں کو ورثہ میں وہ حصہ نہیں دیا جاتا۔ جو شریعت نے انہیں دیا ہے۔ ہر مخلص اقرار کرے۔ کہ آئندہ وہ اس کی پابندی کرے گا۔ اور جو نہیں کرے گا۔ اسے جماعت سے علیحدہ کر دیا جائیگا۔ (تمام حاضرین نے لبیک یا امیر المومنین لبیک کہتے ہوئے اس کا اقرار کھڑے ہو کر کیا۔) (۲) بیویوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ خصوصاً جن کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں۔ (۳) امانت کے متعلق عہد کریں گے۔ کہ پورے پورے امین بنیں گے۔ ہر احمدی امانت میں اتنا مشہور ہو کہ کوئی لاکھوں روپیہ اس کے پاس رکھنے سے دریغ نہ کرے۔ (۴) مخلوق کی خدمت کے لئے اپنے ہاتھوں سے کام کریں اور جس گاؤں میں احمدیوں کی کثرت ہو اسے دوسرے گاؤں سے صفائی میں اس طرح ممتاز کردیں۔ کہ اجنبی داخل ہوتے ہی سمجھ لے۔ یہ احمدیوں کا گاؤں ہے۔ (۵) سوائے ان مقدمات کے جن کو عدالت میں لے جانے کی مجبوری ہو۔ ہمارا کوئی جھگڑا عدالت میں نہ جائے۔ اور اگر کوئی لے جائے تو اسے سزا دلائی جائے۔ تاکہ اس کی اصلاح ہو۔ ہر جگہ عدالتی بورڈ بن جائیں۔ جو معاملات کا تصفیہ کیا کریں۔ آخر میں حضور نے دعاؤں پر زور دیتے اور اپنے عہد پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرمائی۔ او[illegible] ۸ بجے دعا پر ختم ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah
426

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ شوال ۱۳۵۶ھ

جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء میں ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۲۶ر دسمبر جلسہ سالانہ کے پہلے دن سب سے پہلی تقریر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حسبِ ذیل ذکرِ حبیب علیہ السلام پر فرمائی:۔

شکریہ

سب حمد و ثنا، اور شکر اس قدوس سبوح۔ غفار۔ ستار۔ کریم۔ رحیم۔ قدیم رب کے لئے ہے۔ جس نے اس عاجز گناہ گار کو باوجود سال بھر کی علالت کے آج پھر توفیق عطا فرمائی۔ کہ میں اس جلسہ میں احباب کو اپنے اور ان کے حبیب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ حالات سناؤں۔

اس کے بعد میں اُن دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو میری اس بیماری اور ضعیفی میں میری ہر طرح سے ہمدردی اور امداد کر رہے ہیں۔ اپنی مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ۔ دواؤں کے ساتھ معالجہ کے واسطے مفید مشوروں کے ساتھ۔ مالی امداد کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو میری طرف سے جزائے خیر دے۔ اور انہیں اور اُن کے متعلقین کو دینی اور دُنیوی حسنات سے مالا مال کرے۔ آمین ثم آمین۔

اب میرا کام دُعائیں کرنا ہے

احباب کو معلوم ہے۔ کہ یہ عاجز بسبب علالتِ طبع اس قابل نہیں رہا۔ کہ انجمن کے کاموں میں عملی حصہ لے سکے۔ اس واسطے یکم جولائی ۱۹۳۷ء سے مجھے انجمن کی خدمات سے سبکدوش کر دیا گیا۔ سوائے اس کے کہ میں مجلسِ صدر انجمن کا ابھی تک ممبر ہوں۔ اور جس دن طبیعت صاف ہو۔ اس کے اجلاس میں شامل ہوتا ہوں۔ مگر ایسے دن میری شامتِ اعمال کے سبب بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ اب موجودہ حالت میں میں دوستوں کی ایک ہی خدمت کر سکتا ہوں۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ اُن کے لئے دُعائیں کرتا ہوں۔ خواہ میں بستر میں پڑا ہُوا ہوں۔ خواہ درد سے کراہ رہا ہوں۔ ہر حالت میں دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھتا ہوں۔ کبھی گھر میں کبھی جنگل میں۔ کبھی قبر مسیح موعود علیہ السلام پر کبھی مساجد میں۔ احباب کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ اگرچہ امراض تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ اور ان سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں تاہم ایک فائدہ ان کا ضرور ہے۔ کہ درد و سوز کے ساتھ دُعاؤں کا بہت موقعہ ملتا ہے مجھے یاد آیا ہے۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی حکیم نورالدین صاحب ریاستِ جموں میں شاہی طبیب تھے۔ اس وقت ایک مجذوب فقیر جنگلوں میں جموں شہر کے قریب رہتے تھے۔ ایک دن وُہ اچانک شہر میں آگئے۔ اور سیدھے حضرت حکیم صاحب کے مکان پر ان کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ نورالدین! تمہارا پیر کہاں رہتا ہے۔ ہمیں بھی حکم ہوا ہے۔ کہ تمہارے پیر کی بیعت کریں۔ حضرت مولوی صاحب انہیں قادیان لے آئے۔ اور بیعت کرائی ان کے ہاتھ پر کچھ پھنسیاں تھیں۔ جن سے زخم ہو گئے۔ حضرت مولوی صاحب نے علاج کیا۔ اور وُہ زخم جب اچھے ہونے لگے۔ تو مجذوب صاحب بڑکے درخت سے ہاتھ مل کر زخم پھر تازہ کر لائے۔ اور ان میں سے خون بہنے لگا۔ کوئی شخص جو دیکھتا تھا۔ اس نے حکیم صاحب سے آکر ذکر کیا۔ حکیم صاحب نے مجذوب سے کہا۔ سائیں! یہ تم نے کیا کیا۔ ہم نے اتنے دن کی مرہم پٹی سے یہ زخم اچھے کئے تھے۔ تم پھر خراب کر لائے ہو۔ وُہ کہنے لگے۔ نورالدین! جب یہ زخم اچھے ہو جاتے ہیں۔ تو خدا بھولنے لگ جاتا ہے۔ اور جب ان سے خون نکلتا ہے تو خدا خوب یاد رہتا ہے۔ اسی پر حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎

پائے در زنجیر پیش دوستاں
بہ کہ با بیگانگاں در بوستاں

دُعا کے مطالب احباب لکھ بھیجیں

غرض جو دوست اپنے واسطے لکھتے رہتے ہیں۔ ان کے خاص مقاصد کے واسطے۔ اور جو نہیں لکھتے ان کے واسطے جامع دُعائیں کرتا ہوں۔ مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی اور دُنیوی حسنات سے بہرہ ور کرے۔ ہر شر اور دکھ اور بیماری سے بچائے۔ دینی خدمات کی توفیق دے۔ صحت اور عافیت کے ساتھ لمبی عمر دے۔ اولادِ صالحہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہو۔ فراخیٔ رزق ہو۔ قرآنِ پاک کے سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق حاصل ہو۔ جو احباب کسی غرض کے واسطے دُعا کرانا چاہیں۔ بلا تکلف عاجز کو لکھ دیا کریں۔ اگر میں ان کے خط کا جواب نہ دے سکوں۔ تب بھی دُعا ضرور کیا کروں گا۔ واللہ غفور الرحیم۔ واللہ ھو السمیع العلیم۔

نئی باتیں

اللہ تعالیٰ خوش وقت رکھے ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کو۔ کہ انہوں نے اس سال پھر میرے لئے بجائے کسی اور مضمون کے ذکرِ حبیب ہی مقرر کیا۔ کیونکہ اسی میں مجھے سب سے زیادہ دلچسپی ہے۔ کبھی ہم حبیب کے قدموں میں دن اور رات گزارتے تھے۔ آج اس کے ذکر میں زندگی کے دم گزار رہے ہیں ؎

بر زبانم دارم شب ہجراں پئے تسکینِ دل
گفتگو ہائے کہ روزِ وصل با ما کردہ

میری کتاب "ذکرِ حبیب" شائع ہو چکی ہے۔ اکثر احباب اسے ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اس کے متعلق تعریف اور شکریہ کے بہت سے خطوط احباب کرام کی طرف سے آچکے ہیں۔ اب میں اس کا دوسرا حصہ لکھنے کی فکر میں ہوں۔ لیکن آج کی تقریر کے واسطے میں نے یہ التزام کیا ہے۔ کہ صرف وُہ باتیں بیان کروں جو کتاب ذکرِ حبیب کے حصہ اول میں جہاں تک مجھے یاد ہے۔ درج نہیں ہوئیں۔

سب دُعائیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے

ان کلماتِ طیبات کا ذکر کرنے سے قبل ایک امر کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ذکرِ حبیب میں عاجز اپنا ایک واقعہ بیان کیا کرتا ہے۔ اور اس واقعہ کو حضرت مولینا محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی قابل قدر کتاب درود شریف کے دوسرے ایڈیشن کے صفحہ ۱۱۱ پر شائع کیا ہے۔ اس کے متعلق بعض احباب مجھ سے دریافت کیا کرتے ہیں۔ کہ یہ جو میں نے عہد کیا تھا۔ کہ میں اپنی سب دعاؤں کی بجائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کروں گا۔ اس سے کیا مراد ہے۔ اور عملی طور پر یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک مومن صرف درود شریف ہی پڑھے اور دوسری کوئی دُعا نہ کرے۔ اس واسطے اس امر پر کسی قدر روشنی ڈالنا ضروری ہے۔ سو واضح ہو۔ کہ ایک دفعہ جب میں نے درود شریف کے فضائل میں یہ حدیث پڑھی۔ جو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رات کا دو تہائی حصہ گزر چکنے کے وقت اُٹھ کر اپنے گھر والوں اور اردگرد کے لوگوں کو نماز تہجد کیلئے جگا کر انہیں فرمایا کرتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اے لوگو اللہ کو یاد کر لو۔ اللہ کو یاد کرلو۔ وہ ہولناک زلزلہ اور گھڑی سر پر آپہونچی ہے۔ جس کے بعد ساتھ ہی دوسری اور بھی زیادہ ہولناک گھڑی آجائے گی۔ موت مع ان آفات کے جو اس کے ساتھ آجاتی ہیں۔ سر پر آپہونچی ہے ہاں وہ موت مع اپنے ساتھ کی آفات کے آہی پہونچی ہے۔ اس حدیث کے راوی اُبیؓ کہتے ہیں۔ میں نے ایک رات حضور کے جگانے پر اٹھ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ میں اپنی دعا کا ایک بہت بڑا حصہ حضور کے لئے مخصوص کر دیا کرتا ہوں۔ مگر بہتر ہو کہ حضور ارشاد فرمائیں۔ کہ میں اپنی دعا کا کتنا حصہ حضور کے لئے مخصوص کیا کروں۔ فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا۔ ایک چوتھائی؟ فرمایا جتنا چاہو۔ اور اگر اس سے زیادہ حصہ میرے لئے مخصوص کیا کرو۔ تو زیادہ بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا۔ نصف حصہ۔ فرمایا جتنا چاہو اور اگر اس سے بھی بڑھاؤ۔ تو اور بھی بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا دو تہائی۔ فرمایا جتنا چاہو اور اگر اس سے بھی زیادہ کرو گے تو اور بھی بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا میں آئندہ اپنی تمام دعا کو حضور کے لئے ہی مخصوص رکھا کروں گا۔ فرمایا اس میں تمہاری سب ضرورتیں اور حاجتیں آجائیں گی۔ اور اللہ تعالےٰ تمہارے سارے کام درست کر دیگا۔ تمہاری ساری مرادیں پوری کرے گا۔ اور کوتاہیاں معاف کر دیگا"۔

جیسا کہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل فرماتے ہیں۔ اس حدیث کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فعل سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں ؎

ہر کسے اندر نمازِ خود دعائے میکند
من دعا ہائے بر و بار تو اے باغ و بہار

یعنے دوسرے لوگ تو اپنی نماز میں اپنے ذاتی مطالب کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ مگر میں محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقاصد کے پورا ہونے کے لئے اور حضور کے رفع درجات کے لئے دعائیں کیا کرتا ہوں۔

میں ابھی لاہور میں ملازم تھا۔ اور کسی رخصت کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ کہ اس حدیث شریف کے پڑھنے سے میرے دل میں یہ جوش اور شوق پیدا ہوا۔ کہ میں بھی حضرت اُبی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرح اپنی تمام دعائیں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کیا کروں۔ اور اس امر کا اقرار حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کروں۔ چنانچہ مسجد مبارک میں بیٹھے ہوئے میں نے یہ درخواست زبانی حضور کی خدمت میں پیش کی۔ اور حضور نے اسی وقت تمام حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر میرے واسطے دعا کی۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ

تب میرے قلب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام آپ کے دین قویم کا غلبہ۔ آپ کی امت کی ترقی۔ آپ کی عزت کا دنیا میں قائم ہونا اور اسلام کی اشاعت اور ترقی۔ خدا پرستی کا پھیلنا۔ مخلوق کا خدا تعالےٰ کی طرف جھکنا۔ یہ امور ایسے غالب ہیں۔ کہ میری اپنی خواہشات یا اپنے ذاتی نفع کی باتیں سب ان کے نیچے دب گئے ہیں۔ ہر وقت میں یہی چاہتا ہوں۔ کہ میرے تمام افعال۔ تمام اقوال۔ تمام خیالات۔ تمام خواہشات رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی ترقی درجات اور علو شان کے واسطے ہوں۔ اور دنیا میں جو کام بھی ہو رہے ہیں۔ وہ ایسے رنگ میں ہوں۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان کے نمایاں ہونے کے واسطے ہوں۔ مثلاً میرا ایک عزیز دوست کسی امتحان میں شامل ہونے والا ہے۔ میں اس کی امتحان میں کامیابی کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حضور میں درخواست کرتا ہوں۔ مگر درخواست اس قلبی کیفیت کے ساتھ پیش کی جاتی ہے۔ کہ اس کی کامیابی کسی نہ کسی رنگ میں جسکو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کی خادم بنے۔ اور اس غرض کے واسطے میں دعا سے اول اور بعد درود شریف پڑھتا ہوں۔ اور بعض دفعہ صرف درود شریف پڑھتے ہوئے اسکی معانی میں اس عزیز کی کامیابی کو شامل کر لیتا ہوں۔ میری عمر اب ۶۶ سال کے قریب ہونے والی ہے۔ اور جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ مجھے دعائیں کرنے کی عادت ہے۔ میں نے اس ساری عمر میں درود شریف سے بڑھ کر کوئی سریع التاثیر وظیفہ نہیں پایا۔ پس سب حاضرین مجلس ایک دفعہ میرے ساتھ درود شریف پڑھیں۔ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰل سیدنا محمد وعلیٰ مسیح الموعود وعلیٰ اٰل مسیح الموعود وبارک وسلم انک حمید مجید۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہر درد کی دوا ہے صل علی محمد
تعویذ ہر بلا ہے صل علی محمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلوک دشمنوں کیساتھ

آج کل ہر طرف سے ہمارے خلاف مخالفت کا بہت جوش اٹھا ہوا ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ذکر حبیب میں کچھ اس امر پر بھی روشنی ڈالی جائے۔ کہ مخالفوں اور دشمنوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا سلوک کیا کرتے تھے اگرچہ یہ مخالفت کا جوش تو میرے خیال میں اس واسطے مقدر ہوا ہے۔ کہ ہمارے امام وقت کی اولوالعزمی کی خداداد طاقتوں کا دنیا کو علم ہو۔ جس قدر بڑی شان کا کوئی کام کرنے والا ہوتا ہے۔ ویسے ہی بھاری کاموں کے بوجھ اس پر ڈالے جاتے ہیں۔ ہر طرف سے مسلمان بھی ہمارے دشمن ہوئے۔ آریہ اور عیسائیوں نے بھی زور لگائے گورنمنٹ کے بعض افراد بھی غلط فہمیوں اور کج راہیوں کا شکار ہوئے۔ بدبختوں نے حضور کی ذات پر بلکہ آپ کے اہل بیت پر بھی مفتریانہ حملے کئے۔ اور ہر طرف سے ہم دکھ دیئے گئے۔ مگر دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ اس تمام ہولناک طوفان بے تمیزی کے درمیان ہمارا اناخدا جہاز سلسلہ کو کس خوبی کس حوصلہ کس بردباری۔ کس شجاعت۔ کس توکل علی اللہ کے ساتھ کیسی عمدگی سے ہر طرف سے بچاتا ہوا لے جارہا ہے۔ یہ تمام حملے ان کے جواب اور شور وشر اور مصری صاحب کا معاندانہ ہاتھ پاؤں مارنا۔ اور غیر مبائعین کا پھر پر زور مخالفت کے ساتھ غل مچانا اور مولوی اللہ دتا صاحب کا انہیں شکست فاش دینا یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کے ایک الہامی لفظ "اولوالعزم" کی تفسیر ہو رہی ہے۔ تاکہ دنیا دیکھ لے۔ کہ اولوالعزم کسے کہتے ہیں۔ آج سے قریباً نصف صدی قبل جس بات کی خبر اللہ تعالےٰ کی پاک وحی نے اللہ تعالےٰ کے ایک رسول کے ذریعہ سے دی تھی۔ وہ آج لفظ بلفظ پوری ہو کر دنیا کو باآواز بلند اللہ تعالےٰ کی ہستی کا ایک زبردست ثبوت دے رہی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی صداقت پر مہر لگا رہی ہے۔ اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی خلافت راشدہ کے برحق ہونے کی پر زور تائید کر رہی ہے کوئی ہے جو سمجھے اور مانے اور برکت پائے

موجودہ فتنہ کا ذکر ضمناً آگیا ہے در اصل یہ ذکر کرنے لگا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سلوک اپنے دشمنوں سے کیا ہوتا تھا۔ سو واضح ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ کے اشد ترین دشمنوں میں سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے۔ جنہوں نے سب سے اول تمام علماء اور گدی نشینوں میں گشت کرکے کفر کے فتوے لکھائے۔ اور لوگوں کو سخت مخالفت پر آمادہ کیا۔ بڑا جوش دلایا۔ وہ اپنا تمام کام درس تدریس اور تصنیف تالیف اور زمینداری کا انتظام وغیرہ چھوڑ کر سلسلہ کی مخالفت میں کمربستہ ہو گئے۔ اور بٹالہ سے قادیان کو جو سڑک آتی ہے اس پر بیٹھ رہتے تھے۔ اور لوگوں کو وہیں سے واپس کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ بعض بدقسمت لوگ ان کی باتوں میں آکر واپس بھی چلے گئے۔ مگر بعد میں پچھتائے ایسے سخت معاند سے تعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ طرز تھا۔ کہ اس کو راہ راست پر لانے کے واسطے کوشش کرتے رہے۔ اور بعض دفعہ اس کے پرانے واقفوں میں سے کوئی قادیان آجاتا۔ اور احمدی ہو جاتا۔ تو اسے بھیجتے کہ جاؤ مولوی محمد حسین کو سمجھاؤ۔ شائد اب وہ سمجھ جائے۔ اور توبہ کرے۔ ایسا ہی حضور نے محمد یوسف صاحب ضلعدار اور الٰہی بخش اکونٹنٹ اور منشی عبدالحق اکونٹنٹ کی طرف آدمی بھجوائے۔ اور باوجود ان کی سخت مخالفتوں کے ان کی اصلاح کے واسطے کوشاں رہے۔

1427

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے جہاں تک غور کیا ہے۔ مجھے یہی معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جس قدر مخالف ہلاک ہوئے وُہ زیادہ تر اپنی ہی بد دُعاؤں سے ہلاک ہوئے۔ جو انہوں نے اس طرز میں کیں۔ کہ اے خدا۔ اگر ہم مرزا صاحب کو کافر اور کذاب کہنے میں جھوٹے ہیں۔ تو ہمیں ہلاک کر۔ یا انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ہلاکت کی دُعائیں اور پیش گوئیاں کیں۔ اور ان کی اپنی ہی بد دعائیں الٹ کر ان پر پڑ گئیں۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ چاہتے تھے۔ کہ وُہ ہلاک ہوں۔ بلکہ حضور یہی چاہتے تھے۔ کہ وہ توبہ کریں اور بچ جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس سیرت کا نمونہ ہم آپ کے جانشین خلیفہ برحق میں دیکھ رہے ہیں۔ کہ حضور نے حال ہی میں ایک خطبہ میں مصری صاحب کی اس قدر شدید مخالفتوں۔ اور بے حیا حملوں اور ناپاک الزاموں کے باوجود پھر بھی قسمیں کھا کھا کر اسے توبہ کی طرف متوجہ کیا ہے۔ حالانکہ مصری صاحب کے اس قدر ناپاک افتراؤں کے بعد کوئی اسے اس قابل نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس کے ساتھ اس قدر ہمدردی کی جائے۔

ضرورتِ مسجد اور ضرورتِ مخالفت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں جب باہر سے احباب بیٹھے ہوتے تو آپ عموماً دو باتیں ان سے ضرور دریافت کیا کرتے۔ ایک یہ۔ کیا آپ کے ہاں اپنی کوئی مسجد ہے۔ اگر نہ ہوتی تو فرمایا کرتے۔ اپنی مسجد ضرور بنا لینی چاہیئے۔ خواہ ایک تھڑا (چبوترہ) ہی ہو۔ کیونکہ جہاں اللہ تعالےٰ کی عبادت کے واسطے جگہ بن جاتی ہے۔ وہاں بہت برکات حاصل ہوتی ہیں۔ دوسرے یہ پوچھا کرتے۔ کیا آپ کے ہاں کچھ مخالفت بھی ہوتی ہے اگر وُہ کہیں۔ کہ مخالفت نہیں۔ تو فرماتے۔ پھر ترقی کیسے ہو گی حضور کے اس فرمانے سے ظاہر ہے۔ کہ ترقی کے واسطے مخالفت ضروری ہے اس واسطے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ مخالفتوں سے نہ ڈریں۔ اور صبر۔ ہمت۔ استقلال اور دُعا کے ساتھ اپنا کام کرتے چلے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۱ء میں ایک دفعہ بعض دوستوں کو مخالفت پر صبر کے واسطے نصیحت کی جو میری اس وقت کی نوٹ بک میں اب تک پنسل سے لکھی ہوئی موجود ہے۔ فرمایا:۔

"جس قدر انسان مخالفت کے مقابلہ پر صبر کرتا ہے۔ اسی قدر اس کے عقل میں روشنی عطا ہوتی ہے۔ جب آدمی غضب سے بھر جاتے۔ تو عقل کی راہ مسدود ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ دُشمنوں سے گالیاں سُن کر بھی غضبناک نہ ہوں"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "جو شخص چاہتا ہے۔ کہ اپنی عقل کو پختہ کرے۔ اور عمیق اسرار کو لے۔ اسے چاہیئے۔ کہ وُہ صبر سے کام لے۔ برداشت حلم۔ سکون اور استقلال سے کام لے سچے حلم اور سچی بردباری اور ٹھنڈی طبیعت کے سوائے سچی عقل اور روشنی کی بات پیدا نہیں ہو سکتی۔ بے شک غیرت کا ہونا ضروری ہے۔ اور جس قدر ہم غیرت رکھتے ہیں۔ اُتنی اور کوئی نہیں رکھتا۔ مگر غیرت سے یہ مطلب نہیں۔ کہ انسان سبک مزاجی اختیار کرے۔ بلکہ سبک مزاجی سے دین کو نقصان پہونچتا ہے۔ مخالفوں کا استیصال بردباری سے ہوتا ہے۔ بردباری سے عمدہ بات مونہہ سے نکلتی ہے۔ بعض لوگوں کی باتوں سے طبعاً دل میں درد اور رنج پیدا ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسی باتوں کے کرنے والے دراصل جاہل ہوتے ہیں۔ اور جاہل کے مقابلہ میں مومن کے واسطے زیبا نہیں کہ یہ بھی جاہل بن جائے۔ جاہل تو کبھی راضی نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے بالمقابل شخص کو بھی جاہل نہ بنالے۔ مگر اُسے اس مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو روک کر رکھنا چاہیئے۔ انسان دراصل انسان تب ہی بنتا ہے۔ جبکہ اس کو نفس مطمئنہ حاصل ہو جائے۔ نفس مطمئنہ موقعہ محل کے مطابق صحیح بات کرتا ہے اور اپنے جذبات کو روک کر رکھتا ہے۔ اگرچہ یہ مشکل بات ہے۔ مگر بہت مشق اور ریاضت سے یہ بات آخر حاصل ہو ہی جاتی ہے"!

فرمایا:۔ "بڑی ضرورت اخلاق فاضلہ کی ہے۔ سب کام اس سے ہو جاتے ہیں مومن کو چاہیئے۔ کہ اس کے مقابلہ میں کوئی سختی بھی کرے۔ تب بھی اشتعال میں نہ آئے۔ مشق اور فضل الٰہی سے یہ بات حاصل ہوتی ہے"۔

دُشمن اپنی ہی بد دُعاؤں سے مرے

مولوی محمد حسین صاحب باوجود سخت دشمن ہونے کے کبھی مباہلہ کی طرف نہ آئے۔ کیونکہ وُہ ابتدائی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہ چکے تھے۔ اور ان کا دل خوب جانتا تھا۔ کہ اگر وُہ مباہلہ کریں گے تو ضرور ہلاک ہو جائیں گے۔ لیکن جن لوگوں نے بے باکی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں ہلاکت کی دُعائیں کیں۔ اور خود اپنے لئے بصورت کاذب ہونے کے ہلاکت چاہی۔ وُہ تباہ ہوئے جیسا کہ چراغ دین جمونی نے خود ہی یہ دعوےٰ کیا۔ کہ مرزا صاحب (نعوذ باللہ) دجال ہیں اور میں اس دجال کو ہلاک کر دوں گا۔ ایسا دعوےٰ کرنے کے تھوڑے دن بعد طاعون سے مر گیا۔ اس کے شاہد خلیفہ نور الدین صاحب اب تک زندہ موجود ہیں۔ نور احمد ساکن بھڑی چٹھہ نے دعوےٰ کیا کہ طاعون مجھے نہ ہو گی۔ بلکہ مرزا طاعون سے مر جائیگا مگر چند روز کے بعد خود ہی طاعون سے مر گیا۔ اس کے شاہد منشی محبوب عالم صاحب تاجر بائیسکل لاہور میں اب تک بفضلہ زندہ موجود ہیں۔ مولوی زین العابدین جو قلعے والے بزرگوں کا رشتہ دار تھا۔ ایک احمدی کے سامنے خود ہی مباہلہ کر کے اور بد دعا کر کے طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ حافظ سلطان سیالکوٹی جس نے کہا تھا۔ کہ جب مرزا یہاں سے گزریگا۔ تو میں اس پر راکھ ڈالونگا چند دنوں کے بعد طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ مرزا سردار بیگ سیالکوٹی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف گندہ زبانی کرتا ہوا ہلاک ہو گیا۔ مولوی عبد الرحمٰن لکھو کے والے نے خود ہی اپنا یہ الہام شائع کیا کہ کاذب پر عذاب نازل ہو گا اور خود ہی ہلاک ہو گیا یہی حال مولوی رشید احمد گنگوہی۔ شاہ دین لدھیانوی مولوی عبد العزیز اور مولوی محمد اور مولوی عبد اللہ لدھیانوی کا ہوا۔ مولوی غلام دستگیر قصوری نے خود اپنی کتاب میں لکھا۔ کہ جو کاذب ہے۔ خدا اس کو ہلاک کرے۔ اور ایسا لکھنے کے چند روز بعد خود ہلاک ہو گیا۔ مولوی محمد حسن ساکن بھیں اور مولوی اسمٰعیل ساکن علی گڑھ اور فقیر مرزا ساکن دوالمیال یہ سب آپ ہی اپنے حق میں بد دعائیں کر کے ہلاک ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نوان میں سے اکثر کے مباہلہ اور بد دعا کرنیکی خبر انکی موت کے بعد ملی لیکھرام نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین سال کے اندر وفات کی پیشگوئی کی تھی مگر جو اس نے دعوےٰ کیا۔ وہی بات اس پر الٹ کر پڑی۔ اور وُہ ہیبت ناک موت سے ہلاک ہوا۔ ایسا ہی امرتسر کے مشہور مولوی رسل بابا کہا کرتے تھے کہ اگر یہ طاعون مسیح موعود کی آمد کا نشان ہے۔ تو مجھے کیوں طاعون نہیں ہوتی

ناک کے ڈاکٹروں کیلئے دس ہزار روپیہ انعام

ناک میں مسّہ پیدا ہو گیا ہو۔ ناک سے چھیچھڑے آتے ہوں۔ یا لمبا لمبا جما ہوا مواد نکلتا ہو۔ اکثر نزلہ یا زکام رہتا ہو۔ یا نکسیر پھوٹتی ہو۔ ناک سے بدبو آتی ہو۔ یا سونگھنے کی قوت میں فتور آ گیا ہو۔ ناک اکثر بند رہتا ہو۔ یا چھینکیں آتی ہوں ناک میں سوزش یا گلے میں مستقل خرابی رہتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے ہماری بھگتوں کی ناک کی دوائی (رجسٹرڈ) نہایت جادو اثر و تیر بہدف اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ ہم عرصہ دراز سے صرف یہی ایک ہی دوائی بیچنے کا بیوپار کر رہے ہیں۔ اور ہماری دوائی ہندوستان کے ہر حصہ کے علاوہ سیام۔ ملایا۔ نیوزیلینڈ۔ سماٹرا۔ عراق۔ افریقہ۔ انگلستان اور امریکہ وغیرہ دوسرے ملکوں میں بھی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ چونکہ آجکل جھوٹی اشتہار بازی بہت ہو رہی ہے۔ اسلئے ہمارا عام اعلان ہے کہ اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہماری زیر نگرانی اسے مریضوں پر استعمال کر کے ثابت کرے کہ یہ دوائی اصلی نہیں ہے تو ہم اسے مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دینگے۔

بھگتوں کی دُکان (رجسٹرڈ) (ناک کی مشہور دوائی بیچنے والے) بھگت بلڈنگ بھگت بازار۔ ڈاکخانہ بھگت بازار جالندھر شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تو مرزا صاحب کا بڑا مخالف ہوں۔ آخر طاعون نے اسے پکڑا۔ اور وہ مرگیا امریکہ کا ڈاکٹر ڈوئی بھی اپنی ہی اس متکبرانہ شوخی سے ہلاک ہوا تھا۔ کہ "میں اس ہندوستانی مسیح کو مکھیوں اور مچھروں کی طرح اپنے پاؤں کے نیچے کچل کر ماردونگا" غرض ایسے دشمنوں کی ایک لمبی فہرست تیار ہوسکتی ہے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں خود ہی بددعائیں کیں۔ اور خود ہی ہلاک ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے حق میں کوئی بددعائیں نہ کی تھیں آپ کا طریق تو ہمیشہ یہی رہا۔ کہ اشد ترین مخالفین کو بھی سمجھانے یا دوسروں کے ذریعہ سے اصلاح پر لانے کی کوشش کرتے۔ اور خیرخواہی کا طریق اختیار رکھتے جن لوگوں سے آپ کو بڑے دکھ پہونچے اگر وہ بھی معافی مانگتے۔ تو فوراً معاف کردیتے۔ آپ کے خاندانی شرکاء مرزا امام دین صاحب اور مرزا نظام الدین صاحب نے جب مسجد مبارک کے دروازے کے آگے ایک دیوار بناکر راستہ بند کردیا۔ اور ایک لمبے عرصہ تک آپ اور آپ کے رفقاء دور کی گلیوں سے آمد و رفت کی تکالیف اٹھاتے رہے۔ اور آخر عدالت کے حکم سے دیوار گرائی گئی۔ اور مقدمہ کا خرچہ مرزا نظام الدین صاحب پر پڑا۔ جس کی وصولی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وکیل نے عدالت کے ذریعہ سے کارروائی کی۔ تو مرزا نظام دین کے معافی کا خط لکھنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فوراً معاف فرمادیا۔ اور وکیل کو حکم دیا۔ کہ کچھ مطالبہ نہ کرے۔ ایک سکھ جس نے حضور کے خلاف ایک مقدمہ میں شہادت دی تھی۔ ایک دن اپنی ضمیر سے شرمندہ ہوکر خود ہی معافی مانگنے آیا۔ تو حضور نے فوراً اسے معاف کردیا۔ اور اسے شرمندہ کرنے کا کوئی فقرہ نہ بولا۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہربانی صرف دوستوں پر نہ تھی بلکہ دشمنوں پر بھی تھی۔ اور اسی پر عمل پیرا ہماری جماعت کو بھی ہونا چاہیئے

سب سے زیادہ ضروری بات

ایک دفعہ فرمایا ہماری جماعت کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ اپنے اندر پاک تبدیلی کرے۔ کیونکہ اسی کو تو تازہ معرفت ملتی ہے۔ اور اگر معرفت کا دعوے کرکے کوئی اس پر نہ چلے۔ تو یہ نری لاف گزاف ہے۔ پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سستی غافل نہ کردے۔ اور اس کو کاہلی کی جرأت نہ دلائے۔ وہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کرے۔ انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے مگر غیب کی قضاو قدر کی کس کو خبر ہے۔ زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی تمناؤں کا سلسلہ اور ہے قضاء قدر کا سلسلہ اور ہے اور وہی سچا سلسلہ ہے۔ خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں۔ اسے کیا معلوم ہے اس میں کیا لکھا ہے۔ اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہیئے۔

فرمایا۔ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرو کہ معلوم ہو گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔

فرمایا۔ خدا تعالےٰ کی نگاہ انسان مخلص کے دل کے نقطہ پر ہوتی ہے۔ جسے وہ دیکھتا ہے اور جانتا ہے۔ کہ اس کی خاطر خوش دلی سے وہ ہر صعوبت و مکروہ کو برداشت کرے گا۔

فرمایا۔ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لو۔ جس طرح جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے

فرمایا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے ورنہ وہ کچھ پروا نہیں کرتا۔ کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مرجائیں ؛

خدا تقوے چاہتا ہے

فرمایا کرتے اللہ تعالےٰ پوست کو پسند نہیں کرتا۔ وہ تو مغز اور روحانیت کو قبول کرتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے لن ینال اللہ لحومها ولا دماؤها ولکن یناله التقوی منکم (حج) قربانی کے گوشت اور خون خدا تعالےٰ کے پاس نہیں پہونچتے۔ لیکن تقوے اس کے پاس پہونچتا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا انما یتقبل اللہ من المتقین۔ اللہ تعالےٰ متقیوں سے قبول کرتا ہے۔

فرمایا۔ حقیقت میں بڑی نازک جگہ ہے۔ یہاں پیغمبر زادگی بھی کام نہیں آسکتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے بھی ایسا ہی فرمایا۔ اور قرآن شریف میں بھی صاف الفاظ ہیں۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنے تم میں سے زیادہ بزرگ اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ ہے۔ جو زیادہ متقی ہے۔

فرمایا۔ اہل تقوے کے لئے یہ شرط ہے کہ انسان اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کرے۔ یہی تقوے کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارفوں اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ غضب اس وقت ہوگا۔ جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں۔ یا ایک دوسرے پر غرور کریں۔ یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے۔ اور ہلاکت کا باعث ہوجائے۔ بعض آدمی بڑوں سے ملتے وقت بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات مونہہ پر نہ لائے۔ کہ جس سے دکھ پہونچے۔ . . . .

. . . . اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو۔ تو کون جانتا ہے۔ کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصول سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے۔ جو متقی ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ ان اللہ علیم خبیر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں میری تحریروں کا اندراج

(۱) خدا تعالےٰ کے فضل ہائے عظیم جو اس عاجز پر ہوئے ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعض تصانیف میں میرے لکھے ہوئے مضامین اور خطوط کو بعینہٖ درج کیا۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب نزول المسیح کا مسودہ لکھ رہے تھے۔ اور حضور نے ۱۲۳ پیشگوئیوں کی ایک فہرست تیار کی۔ تو ان پیشگوئیوں کے ایک حصہ کی شہادات کی فہرست تیار کرنے کا کام حضور نے میرے سپرد کیا۔ اور میری تیار کردہ فہرست کو کتاب کے حاشیہ میں درج فرمایا۔

(۲) ابھی میں لاہور میں ملازم تھا۔ کہ ایک دفعہ میں نے توریت عبرانی میں دو پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر نکالیں ایک دانیال نبی کی کتاب سے اور دوسری یسعیا نبی کی کتاب سے اور دونوں پیشگوئیاں عبرانی زبان میں لکھ کر مع ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیں۔ حضور نے اس کو پسند فرمایا اور ہر دو کو کتاب تحفہ گولڑویہ جو ان دنوں زیر طبع تھی۔ اس کے صفحہ ۱۴۰ پر درج فرمایا۔ اس کی کاپی جو کاتب لکھا کرتے ہیں۔ اس پر عبرانی میں نے لکھی۔ اور اردو حضرت صاحبزادہ منظور محمد صاحب نے لکھی۔ جو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کی کتابت کرتے تھے۔

کرنال شاپ انارکلی لاہور کے تیار کردہ بوٹ و شوز مضبوطی، ارزانی اور پختگی میں بے نظیر ہیں

428
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور قاعدہ یسرنا القرآن کے موجد ہیں۔ اور اب ایک مترجم قرآن شریف کے چھاپنے کی طیاری کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا معلم و ناصر و معاون ہو۔ آمین

۳۔ جرمن ڈاکٹر سٹراس کی کتاب نیو لائف آف جیزس سے ایک مضمون نکال کر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا۔ حضرت صاحب نے یہ مضمون کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۲۷ پر درج فرمایا۔

۴۔ کتاب ماڈرن ڈوٹ اینڈ کرسچن بیلیف میں سے ایک مضمون میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے اس کو اصل انگریزی معہ ترجمہ کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۲۵ پر درج فرمایا۔ فالحمد للہ

۵۔ بائبل کی کتاب یسعیاہ کے باب ۵۳ میں سے میں نے ایک عبارت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں پیش کی تھی۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ بائبل میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے بھی بہت قبل یہ پیشگوئی تھی۔ کہ وہ صلیبی موت سے بچایا جائے گا۔ حضور علیہ السلام نے اس عبارت کو بھی تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۲۸ میں درج کیا۔ اس میں بھی اصل عبرانی میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے

۶۔ بعض انگریزی کتب میں سے کچھ تائیدی حوالے مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق نکال کر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ حضور نے ان حوالجات کو انگریزی میں معہ اردو ترجمہ کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحات ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰ اور ۱۴۱ پر درج کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

۷۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں میں نے بشپ لیفرائے کو ایک خط لکھکر دریافت کیا۔ کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے۔ جس کے جواب میں مجھے لکھا۔ کہ عیسیٰ کو کوئی شریعت نہ دی گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ خط جو میرے نام آیا تھا۔ معہ ترجمہ اپنی کتاب خطبہ الہامیہ کے شروع میں درج فرمایا۔

۸۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنی صداقت کے نشان لکھ رہے تھے۔ تو میں نے بھی ایک نشان لکھ کر دیا۔ جو انجمن حمایت اسلام لاہور کے ساتھ ایک اختلاف کے بارے میں تھا۔ کہ جب ایک پادری نے کتاب امہات المومنین لکھی۔ اور اس پر مسلمانوں میں بہت شور پڑا۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی گئی ہے۔ تب لاہور کی انجمن حمایت اسلام نے ایک میموریل تیار کیا۔ کہ گورنمنٹ کے ذریعہ سے اس کتاب کو روکا جائے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے انجمن کو اس سے منع کیا۔ کہ یہ مذہبی آزادی کا زمانہ ہے۔ گورنمنٹ اس میں دخل نہ دیگی۔ آپ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ کتاب کا محققانہ جواب لکھیں۔ اس پر انجمن کے ممبر حضرت صاحب پر بہت ناراض ہوئے اور حضور کے خلاف اشتہار اور اخبارول میں مضمون شائع کئے۔ مگر آخر نتیجہ وہی ہوا۔ جو حضور نے فرمایا تھا۔ کہ گورنمنٹ نے اس معاملہ میں دخل دینے سے انکار کر دیا حضور نے میری تحریر کو کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۷۶ پر درج کر دیا۔

۹۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی کا واقعہ ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضور کے فرمانے سے میں قلعہ فیروزپور سے کوئی چیز نکال لایا جو دشمنوں کے ساتھ جنگ کے بارے میں ہمارے لئے بہت مفید ثابت ہوئی پھر اس خواب کے چند روز بعد کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور میں یہ خبر پہنچائی۔ کہ ضلع فیروزپور کے ایک گاؤں میں سکھوں کا ایک مقدس مقام ہے۔ جہاں باوا نانک صاحب کے کچھ تبرکات رکھے ہیں۔ اور ان تبرکات میں ایک پوتھی بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مولوی محمد علی صاحب [illegible] مرحوم صاحب کو اور مجھے وہاں بھیجا۔ کہ ہم تحقیقات کریں۔ کہ وہ کیا ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ جب ہم وہاں پہونچے۔ تو معلوم ہوا کہ وہ تبرکات صندوق میں بند رہتے ہیں۔ اور ان کا محافظ مہنت ان کو کھول نہیں سکتا۔ جب تک کہ وہ ایک سو ایک دفعہ غسل نہ کرے۔ اور وہ اتنا لمبا غسل کرنے پر راضی نہیں ہوتا۔ جب تک اس کو ایک سو ایک روپیہ نذر نہ دیا جائے ہم حیران تھے کہ کیا کیا جائے۔ کہ اچانک اس کا ایک مرید علاقہ سندھ سے اسی دن آگیا۔ اور اس نے ایک سو ایک روپیہ دے کر وہ تبرکات کھلوائے جو ہم نے بھی دیکھ لئے۔ اور وہ پوتھی مہنت صاحب نے میرے ہاتھ میں دے دی۔ وہ پورا قرآن شریف ایک قلمی حمائل کی صورت میں تھا۔ اس کے سوائے اور کچھ اس میں لکھا نہ تھا۔ میں نے ان تبرکات اور قرآن شریف کے متعلق تمام حالات لکھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کئے۔ اور حضور نے اس میرے مضمون کو اپنی کتاب چشمۂ معرفت کے صفحہ ۳۳۶ پر درج کیا۔ یہ کتاب اس وقت زیر تصنیف تھی۔

۱۰۔ جب عاجز لاہور میں ملازم تھا۔ اور بشپ لیفرائے سے میرا مباحثہ ہوا۔ اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بشپ صاحب کو دعوت دی۔ کہ حضور کے ساتھ مباحثہ کر لے۔ مگر بشپ صاحب نے یہ عذر پیش کیا۔ کہ آپ کو اکثر مسلمان نہیں مانتے۔ اور کافر جانتے ہیں۔ اس واسطے آپ مسلمانوں کے نمائندہ ہو کر میرے ساتھ مباحثہ نہیں کر سکتے۔ اس پر میں نے ردمن کیتھولک فرقہ عیسائیوں کے بڑے بشپ کو خط لکھا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ایک مباحثہ قرار پایا ہے جس میں عیسائیوں کی طرف سے بشپ لیفرائے نمائندہ ہوں گے۔ کیا آپ بھی ان کی نمائندگی کو تسلیم کرتے ہیں۔ بڑے بشپ صاحب نے جواب دیا۔ کہ ہرگز نہیں لیفرائے ہمارا نمائندہ نہیں ہو سکتا۔ یہ انگریزی خط جو میرے نام آیا تھا۔ معہ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک کتاب میں درج کیا۔

۱۱۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کتاب کشتی نوح تصنیف کر رہے تھے تو عاجز راقم بھی قادیان آیا ہوا تھا۔ اور ایک یہودی عالم کو جو سیاح تھا اور لاہور میں مجھے ملا تھا۔ میں ساتھ لایا ہوا تھا۔ میں نے اس یہودی عالم کو کشمیر کی قبر مسیح کا نقشہ دکھایا جو وہاں سے حضرت سید ناصر شاہ صاحب مرحوم نے بھیجا تھا۔ میں نے وہ نقشہ اس یہودی عالم کو دکھایا۔ تو اس نے تصدیق کی کہ یہودیوں کی قبریں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ اور اس نے اپنی تصدیق عبرانی عبارت میں لکھ کر دی جو میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ حضور نے وہ تصدیق کتاب کشتی نوح میں درج کروا دی اسمیں بھی عبرانی میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔

۱۲۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیر گولڑوی کے مقابلہ میں سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھ رہے تھے تو میرے دل میں خیال آیا۔ کہ سورہ فاتحہ کیا تھا حضور کو اس قدر تعلق ہے۔ کہ آپ نے اس سورۃ کی کئی ایک تفسیریں لکھی ہیں براہین احمدیہ میں قریباً ستر صفحہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے اور کرامات الصادقین ایک پوری کتاب سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ اور حضور کی تمام کتابوں میں بلکہ اکثر تقریروں میں سورہ فاتحہ سے کچھ نہ کچھ استدلال ہوتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ پہلے نوشتوں میں بھی کہیں اس امر کا ذکر ہوگا۔ کہ آنیوالے مسیح کو سورہ فاتحہ کے ساتھ تعلق خاص ہوگا۔ چنانچہ اس نگاہ سے

سرمہ بے نظیر

اس سرمہ کا نسخہ ہمیں دواخانہ کے سرپرست اعلےٰ سے دستیاب ہوا ہے۔ اور ہمیشہ انہیں کی محنت سے تیار ہوا ہے۔ یہ سرمہ کیا ہے ایک سرچشمۂ نور ہے۔ اور آنکھوں کی قوتوں کا محافظ ہے نظر کی کمزوری خواہ عمر کے کسی حصہ میں ہو دور کرتا ہے۔ آنکھوں میں جالا پڑ گیا ہو۔ پانی بہتا ہو یا درد ہے دکھر ہے ہو گئے ہوں تو اس کے فوائد کھرد سے کے قابل ہیں۔ پس طالب علموں جوانوں اور بوڑھوں کے لئے ہمارا مشورہ یہی ہے۔ کہ آنکھوں کی حفاظت کرنی ہے تو اس سرمہ سے فائدہ اٹھایئں۔

قیمت فی تولہ دو روپے جلسہ سالانہ کیلئے ایک روپیہ تولہ۔ قادیان میں دیدک یونانی دواخانہ کی دکان سے مل سکیگا۔

مینیجر ویدک یونانی دواخانہ دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے بائیبل کی ورق گردانی شروع کی یہاں تک کہ یوحنا کے مکاشفات میں ایک عبارت سے یہ ملا۔ کہ آنے والے مسیح کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کتاب ہوگی۔ جس کا نام فتوحہ ہوگا۔ عبرانی میں فاتحہ کو فتوحہ کہتے ہیں۔ اور اس میں سے سات آوازیں نکلیں گی۔ میں نے اس پر ایک مضمون لکھا اور حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے میرا مضمون اپنی کتاب اعجاز المسیح میں درج کیا۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف میں بعض اور مقامات پر بھی عاجز کی تحریریں شامل ہیں۔ مگر سردست میں اتنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور بطور تحدیث نعمت کے میں نے اس امر کا ذکر کیا ہے

کیا ہندوستان دار الحرب ہے

علمائے ہندوستان میں یہ بحث اٹھی ہے۔ کہ ہندوستان دار الاسلام یا دار الحرب ہے۔ نہ تو وہ یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ دار الاسلام ہے۔ اور نہ پورے طور پر اسے دار الحرب ثابت کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ ہندوستان دار الحرب ہے۔ مگر ان معنوں میں نہیں۔ کہ ہم تلوار و تفنگ لے کر کفار کے ساتھ لڑائی کریں۔ کیونکہ ہندوستان میں گورنمنٹ برطانیہ کی حکومت میں مذہبی آزادی ہے۔ مسلمان اپنے نماز روزہ و دیگر فرائض مذہبی کو بغیر کسی روک ٹوک کے ادا کر سکتے ہیں۔ ہاں اس وقت جنگ بذریعہ تحریروں۔ کتابوں۔ رسالوں اور اخباروں کے ہے۔ تین ہزار کے قریب اعتراضات اس زمانہ میں غیر مذاہب کی طرف سے اہل اسلام اور ان کے دین اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کئے گئے۔ اور مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ ان اعتراضات کے جوابات دیں۔ اور مدافعت کریں اور اسلام کی خوبیاں ظاہر کر کے عیسائیوں اور آریوں۔ اور ہندوؤں۔ اور پارسیوں اور اچھوتوں کو دین اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کریں فرمایا۔ "اسلام دار الحرب ہے۔ بلحاظ قلم کے پادری لوگوں نے اسلام کے خلاف ایک خطرناک جنگ شروع کی ہوئی ہے۔ اس میدان جنگ میں وہ نیزہ ہائے قلم لے کر نکلے ہیں۔ نہ سنان و تفنگ لے کر اس لئے اس میدان میں ہم کو جو ہتھیار لے کر نکلنا چاہیئے۔ وہ قلم اور صرف قلم ہے۔ ہمارے نزدیک ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس جنگ میں شریک ہو جائے اللہ اور اس کے برگزیدہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہ دلآزار حملے کئے جاتے ہیں۔ کہ ہمارا تو جگر پھٹ جاتا اور دل کانپ اٹھتا ہے کیا امہات المؤمنین یا دربار مصطفائی کے اسرار جیسی گندی کتاب دیکھ کر ہم آرام کر سکتے ہیں۔ جس کا نام ہی اس طرز پر رکھا گیا ہے۔ جیسے ناپاک ناولوں کے نام ہوتے ہیں۔ تعجب کی بات ہے کہ دربار لنڈن کے اسرار جیسی تو گورنمنٹ کے علم میں بھی وہ اس قابل ہوں کہ ان کی اشاعت بند کی جاوے۔ مگر آٹھ کروڑ مسلمانوں کی دلآزاری کرنے والی کتاب کو نہ روکا جاوے ...... بہر حال گورنمنٹ نے آزادی دے رکھی ہے کہ اگر عیسائی ایک کتاب اسلام پر اعتراض کرنے کی غرض سے لکھتے ہیں۔ تو مسلمانوں کو آزادی کے ساتھ اس کا جواب لکھنے اور عیسائی مذہب کی تردید میں کتابیں لکھنے کا اختیار ہے۔"

خوابوں کی قدر کرتے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خوابوں کی قدر کرتے تھے۔ حضور کے دعویٰ مسیحیت بلکہ براہین احمدیہ کے لکھا جانے سے بھی پہلے کا ذکر قادیان کا ایک کشمیری غفارا نام کہا کرتا تھا۔ جو بعد میں اکہ چلایا کرتا تھا۔ اور جب کبھی ہمیں قادیان اور بٹالہ کے درمیان اس کے اکے پر سوار ہونے کا اتفاق ہوتا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی زندگی کے حالات سنایا کرتا تھا۔ وہ ذکر کرتا تھا۔ کہ کبھی کبھی ہمیں حضرت صاحب کے ساتھ ایک ہی جگہ رات گذارنے کا موقعہ ملتا تھا۔ تو حضور صبح کے وقت پوچھا کرتے تھے کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ اگر کوئی اپنا خواب سناتا تو بڑے غور کے ساتھ اس کو سنتے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جب بہت چھوٹی عمر کے تھے۔ کبھی کوئی خواب دیکھتے تو حضرت صاحب کو اپنا خواب سنایا کرتے اور حضور ان کے خواب کو کسی کاپی پر یا کسی کتاب کے جلد کے اندر کے صفحوں پر محفوظ کر لیتے تھے۔ ایک دفعہ میرے لڑکے محمد منظور نے ایک منذر خواب دیکھا تو حضور نے چند بکرے منگوا کر قربانی کر دیئے تاکہ صدقہ رد بلاء ہو جائے۔

امام المتقین باتباع خاتم النبیین

اس نام کی ایک منظوم کتاب بزبان پنجابی ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی نے تصنیف کی ہے۔ جس میں وفات مسیح ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔ پنجابی شاعری سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب اس سے فائدہ اٹھائیں ۱۷۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ مگر قیمت تین آنے ہے اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کے دفتر سے مل سکتی ہے

ضروری اعلان

میری پیاری بہنو

پچھلے سالانہ جلسہ پر قادیان میں اکثر میری بہنوں نے میری خاص دوا راحت خریدی تھی۔ چونکہ امسال میں ایک خاص وجہ سے جلسہ سالانہ پر قادیان نہیں جا سکوں گی چونکہ بعض میری بہنوں نے مجھے لکھا ہے کہ جلسہ پر دوا خریدیں گی۔ اس لئے ان کی اطلاع کے لئے اعلان کرتی ہوں۔ کہ میری دوا سالانہ جلسہ پر دوکان میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب احمدیہ بازار قادیان آپ کو مل سکے گی۔ اور آپ کو محصول ڈاک کی بچت رہے گی۔

دوا راحت کے فوائد:۔ ماہواری بے قاعدگی۔ درد سے آنا۔ رک رک کر آنا۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت کا اخراج۔ کمر درد کرنا۔ بھوک کی کمی۔ قبض کام کاج سے سانس پھول جانا۔ دل دھڑکنا۔ کمزوری وغیرہ امراض کو دور کرتی ہے خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیاب دوا ہے۔ میری بہنیں ضرور اس مفید دوا سے فائدہ اٹھائیں۔ دوا کھانے کی ہے۔ قیمت برائے ایک ماہ دو روپے

ملنے کا پتہ:۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

قادیان میں ملنے کا پتہ:۔ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب

ہمارے نام پر صرف ۸؍ کی منی آرڈر وصول ہونے پر آپکے نام کی مہر بہترین ربڑ کی تیار کردہ بحروف انگریزی زبان میں بالکل مفت ارسال کیجاویگی

میسرز ایچ۔ ایس بھولے اینڈ کمپنی مہریں و بلاک بنانے والے بازار پیسہ اخبار لاہور (پنجاب)

429

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں۔ وہ ضرور مجھ سے ملیں۔ میں اس روپیہ کے لئے ایسا مصرف بتا سکتا ہوں جس میں روپیہ انشاء اللہ ہر طرح سے محفوظ ہوگا۔ اور خاصہ نفع ساتھ لائیگا میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

ناظر بیت المال

قرضہ چالیس ہزار کی واپسی

اللہ تعالےٰ کا بیحد احسان ہے۔ کہ مندرجہ بالا تحریک میں جو روپیہ قرض لیا گیا تھا۔ وہ قریباً سب کا سب واپس کیا جا چکا ہے۔ اب صرف پانچ احباب رہ گئے ہیں۔ جن کا مبلغ چھ سو روپیہ دینا باقی ہے۔ ان کو لکھا جا چکا ہے۔ کہ اصل رسیدیں بھیجکر اپنا روپیہ واپس لے لیں۔
اس قرضہ کی ادائیگی جنوری ۱۹۳۷ء سے شروع ہوئی تھی۔ اور اعلان کیا گیا تھا۔ کہ دو سال میں یہ روپیہ ادا کیا جائے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ یہ روپیہ ایک ہی سال کے اندر ادا کیا جا رہا ہے۔

ناظر بیت المال

ضرورت رشتہ

ایک دوست کے لئے جن کے ہاں پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں۔ کنوارا رشتہ درکار ہے۔ بمشاہرہ مبلغ ۵۷ روپے صدر انجمن احمدیہ کے مستقل کارکن اور مزروعہ اراضی کے بھی مالک ہیں۔ قوم جٹ عمرہ ۳۰ سال رہائش قادیان میں ہے۔ خواہشمند احباب ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں:۔ ج۔ معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان

پارہ کی گولی

پارہ کی گولی بنانا آسان کام نہیں۔ کیونکہ پارہ ایسی چیز ہے جہاں آگ کے نزدیک گئی فرار ہوگئی۔ اس چیز کی گولی بنانا صرف سنیاسیوں کا کام ہے۔ ہم نے ۳۵ سال کے تجربہ کے بعد اس گولی کا اشتہار دیا ہے۔ یہ گولی جریان کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قوت باہ اور امساک پیدا کرنے میں لاثانی ہے۔ دودھ کو جوش دیتے وقت گولی کو دودھ میں ڈالدیں اور گولی کو دودھ سے نکال کر دودھ پی لیا کریں۔ تو دودھ ہضم ہوگا۔ اور خوب طاقت پیدا ہوگی۔ اگر کسی عورت کو ماہواری ایام کھل کر نہ آتے ہوں۔ تو دودھ میں گولی ڈالکر دودھ کو جوش دیکر پلائیں۔ متواتر تین دن پلانے سے ایام کھل کر آئیں گے۔ حاملہ عورت کو وضع حمل کے وقت بچہ پیدا نہ ہوتا ہو تو گولی کو گرم دودھ میں جوش دیکر ایک دفعہ پلا دیں بہت آسانی سے بچہ پیدا ہوگا۔ علاوہ اگر دودھ جوش دیتے وقت گولی کو دودھ میں ڈالدیں۔ تو دودھ دیر تک دودھ خراب ہونے سے بچ رہیگا۔ گولی کو پاکٹ میں رکھنے سے بدن اور کپڑوں میں جوئیں نہیں پڑینگی گرمیوں میں سفر کے وقت گولی کو منہ میں رکھنے سے پیاس نہیں لگتی۔ یہ گولی عمر بھر کام دیتی ہے۔ قیمت دو تولہ کی گولی ۲ تین تولہ کی گولی ۳ علاوہ محصول ملنے کا پتہ حکیم غلام محمد سنیاسی متصل ٹالہ دروازہ بھگتا نوالہ متصل اکھاڑہ کلو پہلوان

اس کے رکھنے کیلئے لائسنس کی ضرورت نہیں

جرمنی پستول

یہ پستول جس کی تصویر اوپر دکھائی گئی ہے۔ شکل وصورت میں اصلی پستول کے مانند ہے یہ بخوبی کوٹ کی جیب میں رکھا جا سکتا ہے۔ چور ڈاکو خونخوار جانور تو اس کی شکل دیکھ کر ہی بھاگ جاتے ہیں۔ بوقت ضرورت حفاظت خود کیلئے نہایت اعلےٰ چیز ہے۔ اس کی میگزین میں ۱۰ عدد شاٹ بھرے جا سکتے ہیں جو کہ یکے بعد دیگرے چلائے جا سکتے ہیں۔ یعنی آٹومیٹک پستول ہے۔ اس کے رکھنے کے لئے کسی قسم کے لائسنس کی ضرورت نہیں پڑتی۔ قیمت فی پستول بمعہ شاٹ ۴ علاوہ محصولڈاک فالتو شاٹ یکصد کے لئے صرف ایک روپیہ (عہ) نوٹ:۔ ہمارے یہاں سے لاہور امرتسر پٹھانکوٹ۔ دہلی بٹالہ وغیرہ وغیرہ کے تمام بیوپاری مال منگوا کر زیادہ قیمت پر اخبارات میں اشتہار دیکر فروخت کر رہے ہیں۔ اور اگر کم نرخ دیکر آرڈر حاصل کرتے ہیں۔ تو نکمی کوالٹی کا مال روانہ کرکے خریداروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ایسے چالاکوں سے ہوشیار رہیں۔ بلکہ ہماری فرم سے براہ راست مال منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ المشتہر ایم آر اینڈ کو کراچی صدر

جنرل سروس کمپنی قادیان

کمپنی کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ سامان الیکٹرک خریدیں۔ نلکہ موٹر پمپ الیکٹرک لگوائیں۔ کرایہ پر مکان لینا یا دینا ہو۔ زمین یا مکان خریدنا۔ فروخت کرنا و رہن رکھنا یا رہن لینا چاہتے ہوں۔ تو کمپنی سے خط وکتابت کریں۔ آپ کو اگر اپنی قادیان کی جائداد کیلئے انتظام کی ضرورت ہو۔ تو کمپنی کے سپرد کر دیں۔ انشاء اللہ ہر طرح سے کام تسلی بخش ہوگا۔

مینیجر

تریاق بے نظیر Regularises the visionary system.

اکسیر العین

تیر بہدف اکسیر Makes the eyes radiant and glossy.

برائے جملہ امراض چشم

اگر آپ کو ضعف بصر۔ غبار آلودگی۔ زردی چھانا۔ موتیا بند۔ آشوب چشم۔ آمد چشم ککرے۔ دوانے۔ تارے سے دکھائی دینا۔ کریوں میں زخم ہونا۔ گوشت بڑھنا یا سرخ ڈورے ہونا (ناخونہ) خون کے داغ پڑنا۔ جلن۔ خارش دھند پڑوال جالا۔ پھولا۔ رتوندی یا شبکوری۔ آنکھ چندھیانا۔ گانجنی۔ رنگ برنگ کے ذرے دکھائی دینا۔ آنکھوں کا بھاری پن۔ کنپٹی کا درد۔ پتلی کا درد۔ حروف پھٹے پھٹے یا دو دو نظر آنا۔ کیچڑ آنا۔ روشنی کا برداشت نہ ہونا۔ اندھیری آنا۔ پپوٹوں اور پلکوں کی بیماریاں اور جملہ خرابیاں جو عضو بصارت میں ہو سکتی ہیں۔ میں سے کوئی یا چند ہوں۔ تو آپ ہمارا اکسیر جو مستند اطباء۔ ڈاکٹر اور ویدوں رؤساء اور کئی ناظرین الفضل کا مجرب ہے۔ استعمال فرمائیں۔

اس کی ساخت عمدہ۔ تازہ پختہ۔ رسیدہ فصل پہلی ہوئی ۲۷ مفردات سے طب جدید کے اعلےٰ اصولوں پر اوزان صحیحہ وترکیب واصلاح اجزاء سے ہوئی ہے۔ اور مزید صفت یہ ہے کہ مفرح۔ مبرد اور ملین ہے۔ خشک سرموں کی طرح کو یہ میں کشادہ نہیں کرتا بندرہ روز کے استعمال سے آنکھیں مانند آئینہ صاف وشفاف درخشاں وقوی ہونے لگتی ہیں۔ مسافروں۔ کتب بینوں۔ طلباء اور کارخانجات میں کام کرنے والوں کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بفضل تعالےٰ تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت عہ فی ڈبیہ ۲ ڈبیہ کے خریدار کو محصولڈاک معاف ایم۔ ایس نظامی مالک کارخانہ اکسیر العین مقابل ریلوے سٹیشن بیاور ڈاکخانہ بیاور ضلع اجمیر شریف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائداد خریدنے والوں کیلئے سنہری موقع

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اشاعت اسلام کے لئے بعض اہم ضروریات کے پیش نظر بعض جائدادوں کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن میں سے بعض قادیان میں ہیں اور بعض دیگر مقامات پر واقعہ ہیں۔ سلسلہ کا درد رکھنے والے دوستوں سے خاص طور پر عرض ہے۔ کہ جو جائداد وہ خود خرید سکتے ہوں۔ خود خریدیں۔ اور اگر وہ خود نہ خرید سکتے ہوں۔ تو صاحب ثروت دوستوں کو خرید کرنے کی تحریک فرمائیں۔ تفصیل جائداد حسب ذیل ہے

محلہ دار البرکات قادیان

(۱) قریباً ۱۵-۱۶ قطعات ایک ایک کنال کے جن کے دو نو طرف رستے چھوڑے گئے ہیں۔ قابل فروخت ہیں۔ یہ قطعات ریلوے سٹیشن کے قریب اور مکان بنانیکے لحاظ سے بہت باموقعہ اور قیمتی ٹکڑے ہیں۔

محلہ دار الرحمت قادیان

(۲) ہیں ایک چھوٹا سا مکان موسومہ مبارک علی والہ جو صدر انجمن کے پاس ملکیت میں ہے

اندرون قصبہ قادیان

(۳) ایک مکان موسومہ وزیر خان والا جو صدر انجمن کے پاس مختار میں رہن ہے

(۴) ایک بہت بڑا مکان جس میں بطرف سڑک ۶ دوکانیں۔ اور اس میں ۳ مکان الگ ہیں سب کے سیڑھیاں ہیں۔ ان مکانوں کے درمیان کوآں ہے۔ بوجہ اشد ضرورت نمبر ۲، نمبر ۳، نمبر ۴ رعایتی شرح پر فروخت کر دینے کی تجویز ہے۔

ضلع گجرات

۴۸ کنال اراضی نہری واقعہ موضع سوہارا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

ضلع امرتسر

اراضی واقعہ موضع حمزہ ۴ کنال تحصیل و ضلع امرتسر

ضلع ڈیرہ غازی خان

اراضی ۱۰ کنال ۱۰ مرلہ چاہی نہری تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان

ضلع لائل پور

اراضی ۵۸ کنال نہری واقعہ چک ۲۶۲ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

اراضی ۱۵ کنال ۱۵ مرلہ نہری واقعہ گگھو وال - ضلع لائل پور

اراضی ۸ کنال ۶ مرلہ نہری واقعہ محمد آباد تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور

ضلع ہوشیار پور

اراضی ۷ کنال ۱۳ مرلہ بارانی واقعہ موضع بھوگلانہ ضلع ہوشیار پور

ضلع لدھیانہ

اراضی زرعی ۴ کنال واقعہ موضع بیبڑاں ضلع لدھیانہ

ضلع سیالکوٹ

اراضی زرعی ۶ کنال واقعہ موضع رائے پور ضلع سیالکوٹ

اراضی زرعی ۳ کنال ۳ مرلہ واقعہ موضع تلونڈی عنایت خان ضلع سیالکوٹ

ضلع گورداسپور

نمبران خسرہ ۶۰ رقبہ ۸ کنال ۱۳ مرلہ چاہی ۲۷ رقبہ ۲ کنال ۲ مرلہ واقعہ موضع گلانوالی تحصیل بٹالہ کل رقبہ ۱۰ کنال ۱۵ مرلہ جو ۱۹۳۶ء سے صدر انجمن کی ملکیت اور مقبوضہ ہے۔ قابل فروخت ہے۔ یہ زمین بٹالہ سے قریباً ۲ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے اور قابل فروخت ہے

مندرجہ بالا جائدادوں کے تفصیلی حالات اور خرید کرنے کا فیصلہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مختار عام منشی محمد الدین صاحب سے دفتر جائداد میں مل کر کیا جا سکتا ہے۔ دفتر جائداد کا پتہ متصل مسجد اقصیٰ ہے۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد تک کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو | آتش غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو | دشمن کا بھی جہاں میں نہ گل یہ چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانی دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پروردہ اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامۃ کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب دواخانہ ہذا اعالی جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔ آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم رضی اللہ عنہ کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے یہ تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔ نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہے۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

متعدد تکلیف دہ امراض کیلئے

عرق نور

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی ضعف جگر یا معدہ کمی بھوک کمزوری مثانہ۔ یرقان دائمی قبض پرانا بخار۔ کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو۔ تو اس کے لئے عرق نور اکسیر اعظم ثابت ہو گا۔

عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے مجرب المجرب دوا ہے ماہواری خرابی قلت خون اور درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ عہ مکمل خوراک ۳ علاوہ محصولڈاک دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان پنجاب

اگر صحت میں فرق ہی تو پھر زندگی خراب ہے

تھیلی پرسول

یہ فرانسیسی تجربہ کار ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل عرق کے ہے دو قطرہ ہمراہ پانی یا شہد کے کھانے سے آدھ گھنٹہ بعد وہ قوت پیدا ہوتی ہے جس کو کہنے سے زبان قاصر ہے آدمی کیسا ہی سست کمزور نحیف ہو فوراً رغبت پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی زہریلی نشیلی چیز نہیں ہے حلق میں اترتے ہی اس کا ایک قطرہ دس دس قطرہ خون کے پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے انسان فولاد کا بن جاتا ہے مندرجہ ذیل عوارض کو حکمی رفع کر کے تندرستی پر لاتا ہے ضعف دماغ، ضعف مثانہ، امراض جریان چہرہ ڈھیلا پن اور عورتوں کے امراض نہانی جیسی ہر بعض سوکھا کانٹا ہو جاتی ہے آنکھوں میں حلقے پڑ جاتے ہیں لا ولد رہنا لازمی بات ہے اور اکثر شخص ہی ہو جاتی ہیں ان سب کو مفید ہیں انکے استعمال سے طبیعت پر کسی طرح کا رنج و فکر نہیں رہتا قیمت فی شیشی عہ تین شیشی لے خریدار کو ایک شیشی انعام محصول ڈاک

سیٹھ رادھا موہن برادرس لال دروازہ روڈ متھرا یوپی

430

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بےنظیر معرکۃ الآرا دینی و علمی تحفہ

اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی بخاری شریف کا گراں پایہ ترجمہ و تفسیر

یہ مکرمی و محترمی جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی سالہا سال کی جاں گسل محنت کا شیریں ثمر ہے۔ جو آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد اور صیغہ تالیف و تصنیف کے اعزازی رکن کی حیثیت سے مکمل کیا ہے۔ بخاری شریف کے اس ترجمہ اور تفسیر کی خوبیاں تو پڑھنے سے ہی معلوم ہوں گی۔ مگر اس جگہ ہم اتنا بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس بلند پایہ کتاب کے جس قدر تراجم اور تفسیریں آج تک شائع ہو چکی ہیں۔ ان سے بہر جہت اور لحاظ سے قابل تعریف اور ممتاز درجہ رکھتی ہے۔ اس کا حجم قریباً تین ہزار صفحہ ہوگا۔ اور دوستوں کی سہولیت کی خاطر یہ چند حصص میں شائع ہوگا۔ چنانچہ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر اس کا پہلا پارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کا حجم سوا دو سو صفحہ کے قریب ہوگا سائز ۲۹×۲۲ کاغذ عمدہ لکھائی اعلیٰ چھپائی دیدہ زیب صفحہ کے پہلے عربی متن بالمقابل کالم میں ترجمہ ذیل میں تفسیر اور حل اشکال۔ تفسیر ایسی سادہ اور آسان عبارت میں کی گئی ہے۔ کہ معمولی لیاقت کا آدمی بھی آسانی کے ساتھ کتاب کے مطالب سے واقف ہو سکتا ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ دوست اس در بے بہا کی خاطر خواہ قدر کریں گے۔ اور نہ صرف اسے خود پڑھیں گے۔ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھوائیں گے۔ کہ حقیقت میں یہی وہ کتاب ہے۔ جو بعد کتاب اللہ ہر کلمہ گو کیلئے رشد و ہدایت کا ذریعہ ہے۔ اس کے پڑھنے سے جہاں اسلامی مسائل سے واقفیت ہوگی۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات زندگی۔ پاکیزہ سیرت اور بے مثل اخلاق کا بھی علم ہوگا۔ اور ان کے علاوہ اسلام کی خوبیاں اسلامی عقائد کی برتری اور فوقیت بھی معلوم ہوگی۔ جو دوست اس نادر و لاجواب کتاب کو حرز جان بنانا چاہتے ہیں۔ انہیں اعلان ہذا پڑھتے ہی ہمارے پاس اطلاع بھیجدینی چاہیئے۔ کہ وہ اس کے مستقل خریدار بنتے ہیں۔ اور جو دوست جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں۔ وہ بک ڈپو میں تشریف لاکر اسے خریدیں۔ اور آئندہ کے لئے باقی حصہ کتاب کی خریداری کیلئے نام لکھوا دیں باوجود دلکھائی چھپائی کاغذ عمدہ اور دو سو صفحات کے قیمت بہت کم رکھی جائے گی۔ تاکہ ہر ایک امیر و غریب آسانی کیساتھ خرید سکے۔ نوٹ: قیمت کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

خاکسار **ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

یاقوتی گولیاں

رجسٹرڈ یہ گولیاں حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب ریاست جموں و کشمیر و خلیفۃ المسیح الاول کا خاص نسخہ ہے۔ جو نہایت توجہ اور دیانتداری سے بنایا جاتا ہے۔ چونکہ اس کے اجزا نہایت صحیح اور قیمتی ہیں۔ مثلاً مشک عنبر مروارید یاقوت وغیرہ سے مرکب ہیں۔ اس لئے یہ گولیاں نہایت زود اثر اور مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ بہت تھوڑا عرصہ ہوا۔ کہ یہ پبلک کے سامنے آئی ہیں۔ لیکن بکثرت سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موصول ہو رہے ہیں۔ کہ یہ گولیاں واقعی ایک نادر تحفہ ہیں اور نہایت مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ یہ گولیاں تمام اعضائے رئیسہ کو تقویت دینے کے علاوہ مادہ تولید بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ اور ان تمام امراض کے لئے مفید ہیں۔ جو دل و دماغ اعضائے رئیسہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ باوجود ان اوصاف کے پچاس سنہری گولیوں کی قیمت صرف پانچ روپے ہے۔

نوٹ:۔ امراض زنانہ مثلاً درد کمر سیلان الرحم وغیرہ میں بھی بیحد مفید ثابت ہو رہی ہیں

اکسیر مالش

یاقوتی گولیوں کے ہمراہ اکسیر مالش کا استعمال نہایت ہی مفید ہے یہ اکسیر مالش بالکل بے ضرر ہے۔ اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے قیمت ایک روپیہ۔ (عہ)

شہادت نمبر ۱

ایڈیٹر صاحب اخبار سالار بمبئی لکھتے ہیں۔ بٹالہ ضلع گورداسپور کی ایک مستند فرم نے "یاقوتی گولیاں" کی ایک شیشی بغرض ریویو ہمارے پاس بھیجی ہے ہم نے اس کو اپنے عزیز دوستوں میں سے ایک کو استعمال کرایا ہے انہوں نے استعمال کے بعد یہ بتایا کہ یہ گولیاں دل اور دماغ کو تقویت دیتی ہیں۔ اور ہر قسم کی مردانہ کمزوریوں کو دور کرتی ہیں۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہیں۔ کستوری۔ عنبر اور موتی یاقوت وغیرہ اجزا سے تیار کی جاتی ہیں۔ ہم موصوف کو ایسی دوائی کے تیار کرنے پر قابل مبارکباد خیال کرتے ہیں۔ اکثر اشتہاری دوائیں فروخت کرنیوالی فرموں نے سچائی کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ ہم اپنے ناظرین کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ یاقوتی گولیاں ایک نادر دوائی ہے۔ منیجر "یاقوتی گولیاں" بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔ قیمت پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ ایڈیٹر اخبار سالار بمبئی

شہادت نمبر ۲

میں چونکہ عرصہ دو سال سے مرض ذیابیطس سے بیمار تھا اس بیماری کی وجہ سے مجھے ایسی کمزوری لاحق تھی۔ کہ میں دیر تک کام نہیں کر سکتا تھا۔ اور دماغی محنت سے مجھ پر بہت بُرا اثر پڑتا تھا۔ گذشتہ ماہ میں مجھے منیجر صاحب یاقوتی گولیوں نے توجہ دلائی۔ کہ میں اگر ان کی گولیاں استعمال کروں تو مجھے ان سے فائدہ ہوگا۔ چنانچہ میں نے وہ گولیاں استعمال کیں اور میں اب پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ گولیاں واقعی مفید ہیں۔ دماغی کام کرنے والے لوگوں کو اور کمزور اعصاب مریضوں کو ان گولیوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس لئے میں ان کی خواہش کے بغیر اخبار الحکم میں یہ شہادت شائع کر کے خوشی محسوس کرتا ہوں۔

محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم

نوٹ:۔ جو احباب ان گولیوں کو خریدنا چاہیں۔ وہ **منیجر صاحب یاقوتی گولیاں محلہ دار الفضل قادیان** سے پانچ روپیہ (صہ) میں منگوا سکتے ہیں۔

منیجر یاقوتی گولیاں بٹالہ یا محلہ دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کے تیسرے دن کی مختصر روئداد

قادیان ۲۸ دسمبر۔ آج پہلا اجلاس ۱۰½ بجے میجر خان بہادر جناب چوہدری نعمت خان صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوا۔

جناب مولوی عبد الغفور صاحب کی تقریر

مولوی عبد الغفور صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور ثابت کیا۔ کہ مختلف اقوام جس روحانی پیشوا کا انتظار کر رہی تھیں۔ وہ ایک ہی ہو سکتا ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

جناب مولوی ابو العطاء صاحب کی تقریر

اس کے بعد مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے "خلافت اسلامی کی حقیقت ضرورت اور اس کے فوائد۔ نیز کیا روحانی خلفاء معزول کئے جا سکتے ہیں؟" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ نبی کے مشن کو پورا کرنے کے لئے خلافت کس قدر ضروری ہے۔ خلافت کس طرح خدا تعالیٰ قائم کرتا ہے تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کی بعض تحریروں کو پیش کر کے واضح کیا۔ کہ اب وہ بھی ایک واجب الاطاعت امیر کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں اس کے بعد خلیفہ کے عزل کے سوال کو لیتے ہوئے آپ نے قرآن کریم اور خلفاء راشدہ کے طریق عمل سے ثابت کیا۔ کہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ معزول نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی تقریر

اس کے بعد حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے بیان کیا۔ کہ میں نے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہ کر جو کچھ سیکھا ہے۔ وہی میرا پیام ہے۔ جسے میں آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ اور وہ پیام وفا ہے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ جو اس زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کے رنگ میں حاصل ہے۔ اور حقیقت میں یہ بہت ہی بابرکت ہے۔ میرے پیغام کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ میں آپ پر یہ بات واضح کر دوں۔ کہ وفاداری اور اطاعت بے انتہا قابل قدر چیز ہے۔ اور یہی ہمارے لئے موجب نجات اور سرمایہ حیات ہے۔ پس آپ کو چاہیئے کہ اپنے قدموں کو مضبوط کریں اور کوئی وسوسہ تمہیں اس مقام سے ہلا نہ سکے جس پر کھڑے ہیں۔ تم اس چٹان کی طرح اپنے آپ کو مضبوط بنا لو۔ جو سمندر میں ہوتی ہے اور جس سے لہریں ٹکرا ٹکرا کر خود پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

چونکہ کل جناب چوہدری صاحب قلت وقت کے باعث تین لاکھ کی تحریک متعلق خلافت جوبلی کے متعلق تفصیلات بیان نہیں فرما سکتے تھے۔ اس لئے آج دوبارہ آپ نے اسی امر کے متعلق تقریر فرمائی جس میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس تحریک کو پیش کرتے ہوئے خلافت کی اہمیت واضح فرمائی اور امید ظاہر کی کہ جماعت تین لاکھ کی رقم آئندہ پندرہ ماہ میں فراہم کرے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کر دے گی۔ کہ اسے اپنے پیارے امام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی محبت اور عشق ہے اور کہ ہر وہ نقشہ جو جماعت کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ وہ جماعت کی اور زیادہ ترقی کا موجب ہوتا ہے۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی تقریر

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے "کیا عذاب جہنم غیر منقطع ہے" کے موضوع پر نہایت عالمانہ تقریر فرمائی۔

ڈیڑھ بجے اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔

جلسہ سالانہ کے اہم کوائف

مہمانوں کی تعداد

قادیان ۲۸ دسمبر۔ کل شام کو کھانے کی پرچیوں کے رو سے مہمانوں کی تعداد ۳۱۸۲۰ تھی جو گزشتہ سال اسی تاریخ کو ۲۵۸۵۴ تھی۔ گویا اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت ۵۹۶۶ کی زیادتی ہوئی۔ گزشتہ سال کی نسبت اب کے مہمانوں کی زیادتی کا پتہ اس سے بھی لگتا ہے کہ باوجود اسکے کہ مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہیں گزشتہ سال کی نسبت وسیع بنائی گئی تھیں۔ پھر بھی وہ اس قدر بھر جاتیں۔ کہ مہمانوں کو جگہ کی گنجائش نکالنے کے لئے مل کر بیٹھنے کے لئے کہنا پڑتا۔

حضرت امیر المؤمنین سے ملاقاتیں

آج حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود اس کے کہ ۲ بجے سے ۸ بجے تک مسلسل ۵½ گھنٹے کئی ہزار کے مجمع میں تقریر فرمائی۔ احباب کو ۱۱ بجے سے ایک بجے رات تک ملاقات کا شرف بخشا

گمشدہ بچوں کی دستیابی

اب کے زنانہ جلسہ گاہ چونکہ مردانہ جلسہ گاہ کے قریب تھی۔ اس لئے کثرت سے چھوٹے بچے اپنی ماؤں سے علیحدہ ہو کر ہجوم میں گم ہو جاتے رہے۔ لیکن بچوں کی حفاظت کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاص ارشاد اور منتظمین کی ہوشیاری اور فرض شناسی کی وجہ سے بہت جلد مل جاتے۔ اور فوراً رشتہ داروں کو پہنچا دیئے جاتے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں انسانوں کے ہجوم میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ کہ کوئی گم شدہ بچہ نہ ملا ہو۔

جلسہ کا اختتام

۸½ بجے تقریر کر کے دعا کرنے کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے ختم ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور مہمانوں کو جانے کی اجازت دی

ایک نہایت افسوسناک حادثہ

حسب معمول قادیان کے مردوں اور عورتوں کے علاوہ تمام چھوٹے بچے بھی مہمانوں کی خدمات سرانجام دینے میں بڑی سرگرمی سے دن رات مصروف رہے۔ اور سخت سردی کے اوقات میں کام کرتے رہے۔ اس سلسلہ میں یہ حادثہ نہایت ہی رنج اور افسوس کا موجب ہوا۔ کہ بابو اکبر علی صاحب کا ایک صاحبزادہ احسان الحق جس کی عمر گیارہ بارہ سال کے قریب تھی۔ اور جو بہت سعید اور پیارا بچہ تھا۔ ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کی درمیانی رات کے ۱۱ بجے تک مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہا کہ نہایت سخت نمونیہ ہو جانے کی وجہ سے چند گھنٹے بیمار رہ کر آج فوت ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جلسہ ختم ہو جانے کے بعد [illegible] قریب ہی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کئی ہزار انسانوں کے ساتھ اس کا جنازہ پڑھا ہمیں اس حادثہ میں جناب بابو صاحب کے ساتھ اور انکے خاندان سے دلی ہمدردی ہے خدا تعالیٰ انہیں صبر عطا فرمائے۔ اور فوت ہونے والے بچہ کو اپنے والدین کے درجات کی بلندی کا باعث بنائے

الوداع

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے اس سخت سردی کے موسم میں احباب تشریف لائے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ خیر و عافیت سے ان کو اپنے گھروں میں پہنچائے۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ارشادات انہوں نے سنے ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

اعلان لقطہ

چونکہ جلسہ سالانہ کے [illegible]
جلسہ ناظرین کرا [illegible]
دن [illegible]
کو [illegible]

[illegible] اشیاء [illegible]
حکیم جیون [illegible]

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی